ذکری خارجِ اسلام ہیں

(مؤلف)

ایم ایس بلوچ

صدر تحریک نوجوانان اسلامی پاکستان

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت

شارع لیاقت کوئٹہ بلوچستان اسلامی جمہوریہ پاکستان

اشاعت دوم ------------ چار ہزار

برادران اسلام و عزیز ساتھیو مملکت خداداد پاکستان کے قیام کا مقصد برصغیر کے مسلمانوں کو آزاد اسلامی مملکت کے قیام ہے یہی وجہ ہے کہ جب برصغیر کے مسلمانوں نے اپنے آزادی کیلئے جد وجہد کا آغاز کیا تو سب سے پہلے مسلمانوں نے کسی نواب، لیڈر یا مولوی کو سب سے بڑا افراد نہیں دیا بلکہ سب سے بڑا اس عظیم مالک کو قرار دیا جو رب العالمین ہے جو پودے جہان کا مالک ہے جو سب کا پروردگار ہے، یہی وجہ ہے کہ قیام پاکستان میں مسلمانوں نے نعرہ تکبیر اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، پاکستان کا مطلب کیا (یعنی قیام پاکستان کا مقصد کیا ہے) لا الٰہ الا اللہ، اس میں نظام حکومت کیا (یعنی پاکستان کے قیام کے بعد اس میں کونسا نظام حکومت ہوگا سوشلزم مارکسزم، کمیونزم یا کونسا نظام نافذ ہوگا اس نئی مملکت میں) جواب آیا محمد رسول اللہ (یعنی اس مملکت میں نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نفاذ ہوگا، اس مملکت میں قرآن کا قانون شریعت مصطفےٰ ہوگا) یہ نعرے بلند کیے بالآخر ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ (شب قدر کی رات ۱۲ بجے) بمطابق ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو اسلامی جمہوریہ پاکستان وجود میں آیا اور مسلمانوں کے وہ تمنا پورے ہو گئے جو انہوں نے اپنے عظیم تحریک میں کیا اور اس مملکت کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھدیا جس کے معنی ہیں پاک سرزمین، آج بھی مسلمانان پاکستان اسی نعرۂ تکبیر اللہ اکبر اسلام زندہ باد اسلامی جمہوریہ پاکستان پائندہ باد، پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو بلند کرکے اسلام اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کیلئے اپنا جان و مال سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہے۔

میرے عزیز بہن بھائیو جس طرح ہمارے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کیلئے قادیانی اور لاہوری احمدی سرگرم ہیں اسی طرح ہمارے ملک کے دو صوبوں بلوچستان وسندھ میں ایک فرقہ بنام ذکری جو کیمبل پور (اٹک) پنجاب سے آنے والے نامعلوم شخص ملا محمد اٹکی کو اپنا رسول اور مہدی، قرآن کا تاویل کرنے والا آخری رسول نبوۃ کا سردار مانتا ہے۔

اس فرقہ کے مختصر عقائد مندرجہ ذیل ہیں جو ان کے کتابوں سے ہم پیش کر رہے ہیں یہ کتابیں ذکریوں کے سیاسی پارٹی، آل پاکستان مسلم ذکری انجمن (ہمارا مطالبہ ہے کہ اس سیاسی پارٹی کے نام سے لفظ مسلم ہٹا دی جائے اور اسے غیر قانونی قرار دیکر کالعدم قرار دیا جائے) نے شائع کیے ہیں، ناشر ذکری انجمن کے صدر نور محمد غلام حسین ہیں جبکہ پیش لفظ اظہار خیال ذکری انجمن کے جنرل سکریٹری عبدالغنی صاحب کی ہیں۔

ذکری فرقہ کے عقائد بحوالۂ ذکری کتب

(۱) محمد مہدی اٹکی خدا کا آخری نبی اور رسول ہے (قلمی نسخہ شے محمد صـ ۱۱۲ اور ثنائے مہدی صـ ۱۱، ۱۲، ۱۳) مرتبہ محمد ایوب شہزاد بلوچ، شائع کردہ ذکری مہدوی اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن (۲) محمد مہدی اٹکی خاتم النبیین ہے (قلمی نسخہ نورالدین بن ملا کمالان صـ ۲۱ معراج نامہ صـ ۲۳ ثنائے مہدی صـ ۱۰، ۱۲ (مرتبہ ایوب شہزاد بلوچ) ذکر الٰہی صـ ۳۹ (مرتبہ محمد اسحاق

دراز ئ) ثنائے مہدی صٹ) (۳) تمام سابقہ آسمانی کتابوں میں مہدی کے آنے کی خبر دی گئی ہے ۔ (ذکر وحدت ص۱۱ (۴) اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے مہدی پر ایمان لانے اور اس کی مدد کرنے کا عہد لیا تھا ۔ (قلمی نسخہ شے محمد ص۹۹ ثنائے مہدی ص۱۲ ۔ حضور نے (معاذ اللہ) مہدی پر ایمان لایا (قلمی نسخہ نورالدین حصہ معراج نامہ ص۷ تا ۹) (۵) محمد مہدی تمام انبیاء سے افضل ہے ۔ (ثنائے مہدی ص۱۱، ۱۲، سفرنامہ مہدی ص۱۳ ثنائے مہدی ص۹ از عبدالکریم ، ذکری کون ہیں ص۴۷) (۶) محمد مہدی خدا کے نور سے پیدا ہوا ہے (قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی ص۱۱۵، سفرنامہ مہدی ص۴ ثنائے مہدی ص۱۳) ۔ (۷) خدا مہدی سے عشق کرتا ہے خدا عاشق مہدی اس کا معشوق ہے ۔ قرآن مجید میں آیۃ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ (خط شے شکر۔ ترجمان بلوچ ۷، مارچ ۱۹۳۷ء خط شے شکر ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ تر اسلام برکھور ذگر بان ص۹) (۸) مہدی کھانے اور پینے سے پاک ہے (ذکری مذہب اور اسلام) (۹) مہدی ماں، باپ اور اولاد سے پاک ہے ۔ (۱۰) مہدی زندہ ہے خدا کے پاس عرش پر کرسی بچھائے بیٹھے ہیں (قلمی نسخہ نورالدین بن ملا کمالان حصہ معراج نامہ ص۲۱ ، ذکری کون ہیں ص۴۶) (۱۱) مہدی آخری شریعت لے کر آیا ہے (قلمی نسخہ شے محمد و نورالدین سے واضح ہے ۔ (۱۲) حضورؐ کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے ۔ حضورؐ منجملہ انبیاء کے ایک نبی تھے ۔ اب محمد مہدی کی شریعت رائج ہو گئی ہے اور یہی قیامت تک باقی رہے گی (توکیں دور ۱۶، مارچ ۱۹۶۷ء ۔ از ملا شہدوست قلمی نسخہ نورالدین حصہ معراج

نامہ شریعت مہدی، امتی مہدی، دین مہدی وغیرہ سے ظاہر ہے) (۱۳) قرآن مجید کا نزول اگرچہ بواسطہ حضرت محمدؐ ہوا ہے مگر وہ مہدی کیلئے نازل ہوا ہے لہذا اسکی وہی تعبیر و تفسیر معتبر ہے جو محمد مہدی سے منقول ہو (ثنائے مہدی ص۹ ایضاً ص۷ ایضاً ص۵، ذکر الٰہی ص۳۹، قلمی نسخہ شے محمد ص۱۵۳) (۱۴) حضورؐ کا نام "محمد" نہیں "احمد" ہے قرآن مجید میں جہاں "محمد" نام آیا ہے اس سے مراد "محمد مہدی" ہے (قلمی نسخہ نورالدین بن ملّا کمالان ص۲۳) (۱۵) کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ نور پاک محمد مہدی رسول اللہ پڑھنا چاہیئے، اس کلمہ کا منکر دوزخی ہے (قلمی نسخہ شے محمد ص۱۰۳ ص۵۸ ص۱۰، سفرنامہ مہدی ص۲، ذکر توحید ص۹ وغیرہ قلمی نسخہ نورالدین معراج نامہ ص) (۱۶) نماز پنجگانہ، جمعہ اور عیدین کی نماز پڑھنے والا بے دین گمراہ اور کافر ہے کیونکہ نماز منسوخ ہوچکی ہے۔ (قلمی نسخہ نورالدین نیز سوالات ملّا یار محمد ملنگ) (۱۷) رمضان کے روزے منسوخ ہوگئے آٹھ دن ذی الحجہ کے روزے فرض ہیں (دیکھئے بیں ذکری ہوں ص۶ ج۱ ص۳۷ سے ص۴۲ جن میں رمضان کے روزوں کا قطعاً ذکر نہیں ان کے روزوں میں رمضان کے روزے شامل نہیں) (۱۸) زکواۃ دس پر ایک۔ (نوکیں دور مکران نمبر ۱۶ مارچ ۱۹۶۷ء از کامل القادری بلوچی دنیا فروری ۱۹۶۶ء ۵ ستمبر ۱۹۶۵ء وغیرہ) (۱۹) حج بیت اللہ منسوخ ہے، حج کوہ مراد فرض ہے۔ (نوکیں دور مکران نمبر ۱۶ مارچ ۱۹۶۷ء از کامل القادری، قلمی نسخہ شے محمد ص۱۳۴، مسلمان مؤرخین، تبراسلام بر کہور ذکریان ص۸ عمدۃ الوسائل ص۲۹) (۲۰) بوقت عبادت کسی خاص سمت رُخ کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ خانہ کعبہ

کی اب کوئی حیثیت نہیں رہی۔ مسلمان کا کعبہ اس کا دل ہے بوقت عبادت قبلہ رُخ نہ ہونا ذکرانہ کا محراب نہ ہونا بیّن ثبوت ہے (قلمی نسخہ نورالدین بن ملا کمالان آخری صفحہ۔ (۲۱) بوقت جنابت غسل فرض نہیں ہے (قلمی نسخہ نورالدین بن ملا کمالان ص۴۱ تا ۴۲ نیز عمدۃ الوسائل ص۳۲ مطبوعہ ۱۳۴۵ھ خط شے شکر ترجمان بلوچ ص۴ مارچ ۱۹۶۷ء (۲۲) مروجہ وضو ضروری نہیں اصلی وضو پرہیزگاری ہے (قلمی نسخہ نورالدین بن ملا کمالان ص۴۴، ۴۵، عمدۃ الوسائل ص۳۳ (۲۳) مہدی کے بتائے ہوئے دین پر چلنا فرض ہے، مہدی کا اقرار ہر پیغمبر پر لازمی ہے (قلمی نسخہ شے محمد ص۹۹، ۱۰۰، ثنائے مہدی ص۱۲) (۲۴) تمام ذکری محمد مہدی کے اُمتی ہیں۔ (حقیقت نور پاک و سفرنامہ مہدی ص۵، قلمی نسخہ شے محمد ص۱۰۳) (۲۵) جنت کا مالک مہدی ہے، اس نے یہ اختیار مُلّائیوں کو دیا ہے مُلّائی جس کو چاہیں جنت ایک سال کیلئے دیں (چوگان کا ایک بول۔ ارمغان ذگریان ص۲۳ ص۴۷ از نومسلم رہنما) (۲۶) مُلّائی کو حلال و حرام کا اختیار ہے۔ دین میں احکام بدلنے کا حق ہے (ذکری کون ہیں ص۱۵، ترجمان بلوچ، مارچ ۱۹۶۷ء (۲۷) تمام پیغمبروں کی محمد مہدی نے مدد کی (ثنائے مہدی ص۱۲) (۲۸) امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے لہٰذا مہدی کا منکر کافر ہے (ثنائے مہدی ص۱، قلمی نسخہ شے محمد حصہ موسیٰ نامہ ص۱۰۱ ص۱۵۳، ۱۵۴ ابیات شے محمد۔ ثنائے مہدی ص۷ نوکیں دور مکران نمبر ۱۶، مارچ ۱۹۶۷ء از ملا شہدوست ذکری کون ہیں ص۴۶) (۲۹) شافع محشر محمد مہدی ہوگا (ذکری کون ہیں ص۴۷) (۳۰) قیامت کے دن صاحب لواء (جھنڈے کا مالک مہدی ہوگا (ثنائے مہدی ص۱۱) (۳۱) مہدی وجہ کائنات ہے اگر مہدی پیدا نہ ہوتا

تو اس کائنات کو اللہ تعالیٰ پیدا نہ فرماتے (حقیقت نور پاک سفرنامہ صہ۳، بیں ذکری
ہول صہ۶، ثنائے مہدی صہ۱۱) (۳۲) مہدی کا آغاز و انجام معلوم نہیں اور وہ
جگہ اور مکان سے پاک ہے (ثنائے مہدی صہ۱۳، ذکر وحدت صہ۱۲) (۳۳) مہدی کی کتاب
کا نام "برھان" ہے (قلمی نسخہ تشے محمد صہ۱۱، سفرنامہ مہدی صہ۵)

نوٹ: سفرنامہ مہدی شیخ عزیز لاری کی ہے اس میں لکھا ہے قرآن چالیس
جزو پر مشتمل تھا دس پارے مہدی نے اپنی امتی کیلئے چن کر لئے اس کا نام "برھان"
ہے جو ناپید ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ضلع خضدار میں تحصیل مشکے اور گربشہ
اور نال کے ذکری یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مہدی کی کتاب کا نام "وحدانہ" ہے تعجب
خیز بات یہ ہے کہ قرآن کا وہ نسخہ جو ہاتھ سے لکھا ہو اسی کو وحدانہ کہتے ہیں اور
پریس سے طبع شدہ قرآن کو نہیں مانتے۔ ہ کوئی سمجھائے مجھے! سمجھائیں کیا؟

یہ ان کے عقائد کا مختصر تعارف تھا اس فرقہ کا کلمہ لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد
مہدی رسول اللہ ہے، ذکرو اذکار میں لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور پاک نور محمد مہدی
رسول اللہ صادق الوعد الامین پڑھتے ہیں۔ دیکھئے یہ کلمے شیر شاہ کے علاقے میں جہاں
میاں والی حضرات کے قبرستان ہے، انکے ساتھ ان ذکریوں کا بھی قبرستان ہے جو
موسٰی قبرستان کے نام سے مشہور ہے ان کے قبروں کے کتبوں پر یہ کلمے درج ہیں
یہ کلمے ان کے کتابوں میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ یہ لوگ نماز کے منکر ہیں نماز کے
بدلے ان کے یہاں ذکر ہوتا ہے کیونکہ مہدی کے تعلیمات میں نماز کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔
ان کے یہاں مسجد نہیں ہوتا بلکہ ذگرانہ یا ذکرانہ ہوتا ہے، ذکر کیلئے کسی چوکور جگہ پر
دائرہ میں بیٹھ کر ذکر کرتے ہیں۔ ان کے ذکرانہ میں محراب نہیں ہوتا البتہ مینار ہوتا ہے۔

ذکری لوگ رمضان کے روزوں کے منکر ہیں، ذی الحجہ کے آٹھ روزے نفل رکھتے ہیں۔ (نومسلم ذکری مذہبی رہنماؤں نے کہا ہے کہ ہم نے کبھی بھی کوئی روزہ نہیں رکھا) زکوٰۃ مسلمانوں کے نزدیک ہر صاحب نصاب پر فرض ہے اور شریعت کے مقرر کردہ شرح کے مطابق زکوٰۃ سال میں ایک مرتبہ ادا کرے۔ مگر ذکریوں کے نزدیک زکوٰۃ بشرح ایک چونھائی بجائے عشر بشرح ایک دھائی رکھا کیونکہ یہ ذکری ملّائیوں کیلئے فائدہ تھا اس لئے اسے اپنے فائدے کے واسطے ترمیم کے ساتھ باقی رکھا زکواۃ ان کے کروڑپتی ملّا کھاتے ہیں۔ دیہی علاقوں میں ہر شخص خواہ وہ صاحب مال ہو یا غریب اور روٹی کے ٹکڑے کا محتاج کیوں نہ ہو ان پر زکواۃ فرض ہے۔

آپ نے میرے اس کتاب میں پڑھا کہ یہ ملّا محمد اٹکی کو آخری رسول و آخری نبی مانتے ہیں لہذا ختم نبوت کے موضوع پر کیا بحث کیا جائے۔ ذکریوں نے خود فیصلہ کیا ہے کہ ہم منکرین ختم نبوت ہیں۔

حج کے بارے میں میری پہلی کتاب "وادی مکران کا مصنوعی حج" کا مطالعہ ضرور کریں، یہ لوگ حج بیت اللہ کے منکر ہیں۔ اور یہ لوگ تربت شہر کے جنوبی جانب دو تین میل کے فاصلے پر ایک پہاڑی (کوہ مراد) پر ۲۷ رمضان کو حج کرتے ہیں۔

ذکریوں کے بارے میں شرعی عدالت قلات کا فیصلہ

بلوچستان ریاست قلات کے ڈھائی سو سال دورِ حکومت میں ذکری غیر مسلم شمار کئے جاتے تھے۔ حضرت فقیر اللہ کی ترغیب اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میر نصیر خان کو خواب میں ذکریوں پر حملہ کرنے کا حکم صادر فرمانا اور میر نصیر خان کا جہاد کے ارادے سے ذکری سلطنت پر حملہ کرنا وغیرہ امور ان کے غیر مسلم ہونے کی وجہ سے ہوئے۔

اور ہمیشہ عدالت عالیہ ریاست قلات نے ان کو غیر مسلم قرار دیا ہے یہی وجہ ہے کہ محکمہ معارف ریاست قلات کے قاضیوں نے نکاح مابین مسلم و ذکری ناجائز و ممنوع قرار دیا تھا جہالت کی وجہ سے یا دھوکہ اور فریب سے اگر کوئی ایسا کرتا تو قاضی نکاح فسخ کرا دیتا۔ سابق گورنر و خان قلات میر احمد یار خان مرحوم کے دور میں ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔ ایک ذکری منشی غلام سرور نامی شخص نے ملوک نامی عورت مسلمہ سے نکاح کر لیا بعد میں کسی وجہ سے ملوک مرتد ہو کر ذکری مذہب اختیار کر گئی۔ قاضیوں نے نکاح فسخ کرا دیا اور ملوک کو مرتدہ قرار دیا اس پر خان قلات کے وزیر صاحب نے قاضی کے فیصلے کو بلا تحقیق منسوخ قرار دے کر نکاح برقرار رکھنے کا حکم دیا جس پر محکمہ معارف ریاست قلات کے تمام قاضیوں اور علماء نے بطور احتجاج خان قلات کو اپنا استعفٰی پیش کیا اور پمفلٹ بھی شائع کیا۔ اس میں وجوہات استعفٰی ا، ۲ کے متعلق اس طرح لکھا ہے۔

(۲) ۱۲ جولائی کو ایک دوسرا حکم متعلق منسوخی شرعی فیصلہ دربارہ بندش نکاح مسماۃ ملوک مرتدہ (جو پہلے نمازی مسلمہ تھی) ہمراہ منشی غلام سرور ذکری

سائکتان یعنی بندر موصول ہوکر محکمہ معارف کے زخموں پر نمک پاشی کا باعث بنا حال آں کہ شرعی دریافت میں مسماۃ ملوک دختر رمضان مرتدہ ثابت ہوکر کسی مسلم یا غیر مسلم کے نکاح میں آنے کے قابل نہیں اور ساتھ ہی شرعی فیصلہ میں یہ گنجائش بھی رکھی گئی تھی کہ اگر حکومت قلات کو محکمہ معارف کی مجلس شوریٰ کے شرعی فیصلہ پر اطمینان نہ ہو تو وہ ہندوستان و افغانستان کے مفتیان عظام و علمائے کرام سے اندریں بارہ فتویٰ حاصل کرکے اطمینان حاصل کر سکتی ہے مگر جناب وزیراعظم صاحب بہادر نے اس پر عمل پیرا ہونے کی بجائے غیر شرعی دریافت کو مقدم جان کر اپنی شخصی رائے سے اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو توڑ کر بندش نکاح کو منسوخ فرما کر بذریعہ تار عمل درآمد کرنے کا اقدام کرکے شرع محمدیہ کی سخت ترین ناقابل برداشت توہین کی جس پر ہم نے متفقہ طور پر جناب ناظم صاحب امور دینیات کے ذریعہ حضور اعلیٰ حضرت خان معظم کی خصوصی توجہ منعطف کرا کر عرض کی کہ شرع انور کے فیصلہ کے حکم منسوخی ملتوی فرما کر علمائے ہندوستان و افغانستان سے شرعی فیصلے کے خلاف فتویٰ منگوا کر عمل درآمد فرمایا جاوے"

آگے مطالبات کے سلسلے میں لکھا ہے " اور آئندہ کیلئے یقین دلایا جائے کہ محکمہ معارف کے شرعی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت فی الدین کرکے شخصی رائے اور غیر شرعی دریافت کو ترجیح نہیں دی جائے گی۔ اور یہ بھی انتظام فرمایا جاوے کہ ریاست میں کسی بدعقیدہ اور ملحدانہ خیالات کے نام نہاد مسلمان کو کسی ذمہ دارانہ عہدے پر تعینات نہیں کیا جائے گا۔ اور آئندہ کے لئے نمازی اور ذکریوں کے درمیان ازدواجی تعلقات کی نسبت امتناعی قانون نافذ کیا جائے۔۔

۱ وجوہات استعفیٰ ناموں قضاۃ و علمائے کرام محکمہ معارف ریاست قلات مد ۱۲

احتجاج کے طور پر استعفےٰ پیش کرنے والوں کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا قاضی نور محمد صاحب (۲) مولوی محمد بخش قاضی سراوان

۳۔ قاضی القضاۃ قلات قاضی عبد الصمد صاحب قلات

۴۔ مولوی عبد الحلیم نائب ناظم (۵)۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب مبلغ ر ون

۶۔ تحصیلدار محکمہ معارف مولوی شمس الدین صاحب۔

۷۔ مولانا قاضی عبد الحمید صاحب قاضی سوراب

۸۔ مولوی شاہ نظر صدر مدرس جامعہ نصیریہ مورخہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ

موجودہ وقت کے بلوچستان و مکران کے قاضیوں کا فیصلہ

اس وقت بھی صوبہ بلوچستان میں تمام قاضی ذکریوں کو غیر مسلم سمجھ کر ان کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اور شرعی عدالتوں میں ان کی گواہی قبول نہیں کی جاتی کیونکہ وہ غیر مسلم ہیں۔ نکاح کے سلسلہ میں ۱۹۷۵ء میں بھی سابقہ واقعہ کی طرح ایک اور واقعہ پیش آکر کولواہ کے قاضی، قاضی برکت اللہ صاحب نے مسمیٰ بدل ذکری جو دھوکہ سے مسلمان ہوا تھا اور مسماۃ ایمنہ مسلمہ کے مابین نکاح فسخ کرانے کا حکم صادر فرمایا تھا مقدمہ توڑ دیا ہے قاضی صاحب کا حکم، فیصلہ پیش خدمت ہے۔

؎ یاد رہے کہ قاضیوں کے استعفیٰ پیش کرنے پر خان معظم میر احمد یار خان مرحوم نے قاضیوں کے تمام مطالبے منظور کئے اور ذکریوں کے متعلق ایک فرمان جاری کیا جس میں ذکریوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور ان سے ازدواجی تعلقات قائم کرنا ممنوع قرار دیا گیا۔ اور یہ فرمان حضرت مولانا محمد الحق افغانی مرحوم نے تحریر کیا جو اس وقت ریاست قلات کے وزیر معارف تھے

نقل فیصلہ عدالت فیملی کورٹ جج کولواہ اواران

مقدمہ فیض محمد ولد دلمراد ۔ حبیب ولد شہداد سکنہ لباچ

بنام

بدل ولد باران ۔ موسیٰ ولد رحمت ۔ مساۃ امینہ بنت موسیٰ سکنہ لباچ

دعویٰ تنسیخ نکاح

فیصلہ ۵/۷/۲۰

حکم

چونکہ مدعا علیہ بدل پہلے ذکری مذہب کا پیرو تھا اور خود کو مسلمان ظاہر کرکے ایک مسلمان لڑکی سے شادی کیا اور اب مرتد ہو کر پھر ذکری ہو گیا ہے ۔ یہ مذہب قادیانیوں کی طرح نبی کریمؐ کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتے ۔ یہ مذہب جو محدود تعداد میں ہیں صرف بلوچستان میں پایا جاتا ہے ۔ یہ لوگ پانچ اوقات نماز کے منکر ہیں حج کعبۃ اللہ کے منکر ہیں ۔ یہ لوگ ضلع مکران بمقام تربت شہر کے ایک پہاڑ جس کو کوہ مراد" کہتے ہیں سال میں وہاں حج کیلئے جاتے ہیں ۔ رمضان شریف کے تیس روزے کے منکر ہیں ۔ یہ لوگ نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد ۔ یوں کلمہ پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ" یہ "محمد" سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مراد نہیں بلکہ ایک اور محمد ہے جس کو محمد اٹکی کہتے ہیں ۔ یہ اٹک پنجاب میں ایک جگہ کا نام ہے یہ شخص وہاں کا باشندہ تھا اور مکران ضلع میں آکر اس مذہب کی بنیاد ڈالا ۔ یہ لوگ صرف رات کے آخری حصہ میں ذکر یہ گان کرتے ہیں ۔ اس لئے یہاں مسلمان ان کو "ذکری" کہتے ہیں اور یہ لوگ اپنے آپ کو بھی ذکری کہتے ہیں ۔

چونکہ مدعا علیہ نے دھوکہ اور فریب سے کام لے کر ایک مسلمان شخص

کو دھوکہ دے کر نکاح کیا اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا لہٰذا اصل میں وہ ذکری تھا اس نے صرف شادی کی خاطر اس طرح کیا اور لڑکی کو بھی دھوکہ دیا اور اپنا نام مذہب بنایا۔ ...... لہٰذا مندرجہ حوالہ فتاویٰ اور فقہا کی تصریحات کے بموجب یہ نکاح منعقد ہی نہ ہوا۔ اور مدعیان کو اعتراض کا حق ہے۔

پس میں حکم کرتا ہوں کہ یہ نکاح فسخ ہو کر مدعا علیہا ایمنہ یدل کی زوجیت سے خلاص ہے اور وہ مسماۃ ایمنہ سے علیحٰدہ ہو۔

مسل ہذا داخل دفتر ہوئے۔ فریقین موجود میں حکم سنایا۔

۷۵-۱-۲۰ دستخط قاضی برکت اللہ

قاضی کولواہ فیملی کورٹ

فیملی کورٹ جج کولواہ (مہر عدالت) جج کولواہ آواران مکران

قاضی صاحب نے جب اپنا فیصلہ سنایا تو ذکریوں نے اس فیصلے کے خلاف ڈسٹرکٹ جج قلات ڈویژن کی عدالت میں اپیل کی ذکریوں کا موقف یہ تھا کہ قاضی صاحب نے مذہب کے متعلق جو بحث کی ہے اس کے دائرہ اختیار سے باہر ہے مگر ڈسٹرکٹ جج نے قاضی صاحب کے فیصلے کو برقرار رکھا اور اپیل خارج کر دی

ذیل میں ہم ڈسٹرکٹ جج کے فیصلے کا وہ حصہ نقل کرتے ہیں جس میں قاضی صاحب کے فیصلے کی تصدیق کر کے ذکریوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔

IN THE COURT of DISTRICT JUDGE KALAT DIVISION

Civil Appeal No. 10 of 1975.

APPEAL AGAINST THE JUDGEMENT AND DECREE OF JUDGE FAMILY COURT KOLWAH. DATED. 20-1-1975.

ORDER NO. 4.

The learned family Judge Kolwah after trial came to the conclusion that the marriage between the appellant No. 1 and appellant No. 2 not valid for the reason that the appellant No. 1 pretended to be a Muslim married the appellant No. 2 and after the marriage the Zikri faith. According to the learned judge, a Zikri is a non-muslim. He there fore decreed the suit and dissolved the marriage between the appellants.

Announced
4-2-1976

Sd/-
(Mohammed Aslam)
District Judge
Kalat Division

ترجمہ :-

ڈسٹرکٹ جج قلات ڈویژن کی عدالت میں سول اپیل نمبر ۱ سنہ ۱۹۷۵ء

خاندانی کورٹ کولواہ، تاریخ ۲۰-۱-۱۹۷۵ء کے فرمان اور فیصلے کیخلاف اپیل

حکم نمبر ۲۔ فاضل فیملی جج نشان منظر دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ مدعی نمبر ۱، اور مدعی نمبر ۲ کے درمیان شادی نہیں چل سکتی۔ اسوجہ سے مدعی نمبر ۱ نے مسلمانی طور طریقے پر مدعی نمبر ۲ سے شادی کی تھی اور شادی کے بعد ذگری مذہب اختیار کیا۔ فاضل جج کے مطابق ذکری غیر مسلم ہیں۔ اسی بنا پر کیس کا فرمان جاری کیا اور مدعیان کے درمیان شادی فسخ قرار دے دی گئی۔

محمد اسلم
ڈسٹرکٹ جج۔ ڈویژن قلات

فیصلہ سنایا گیا
4-2-1976

(دیکھئے ضمیمہ ص ۱۲۳ و ۱۲۴)

ذکریوں کے متعلق بلوچستان کے عام مسلمانوں کی رائے

ذکریوں کے متعلق بلوچستان و مکران کے عام مسلمانوں کی رائے درج ذیل ہے :-

" سرکاری ریکارڈ اور مردم شماری کے تختوں میں ذگری جماعت کے افراد کو مسلمانوں کی فہرست میں درج کیا جاتا ہے مگر ان علاقوں کے دوسرے مسلمان ان کو مسلمان تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں یہاں تک کہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ دوسرے مسلمان نہیں کھاتے اور مقامی عدالتیں جن پر سنی قاضی مامور ہیں انکو غیر مسلم فرض کرکے ان کے مقدمات کا فیصلہ دیتے ہیں (الی ان) مقامی عدالت ذکری فرد کی گواہی کو قبول نہیں کرتی۔ (تہدوی تحریک۔ زیر عنوان بلوچستان میں مہدوی تحریک ص ۲۸)

عظیم مؤرخ جناب کامل القادری صاحب کی تحقیق

"ذکری پرانے زمانے میں (۱۹۰۵ء میں) خود کو مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ سمجھتے تھے گو اس زمانے میں بھی تلاوت قرآن کے علاوہ مسلمانوں اور ان میں کوئی یکسانی نہیں پائی جاتی تھی لیکن اب انہوں نے خود کو مسلمان کہنا ترک کر دیا ہے۔ بلکہ نماز پڑھنے والوں سے انہیں نفرت ہے"۔

(نو کین دور کوئٹہ۔ مکران نمبر ۱۶ مارچ ۱۹۶۷ء)

ایک عظیم انگریز مؤرخ کی رائے

"گو کہ ذکری اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ مگر ان کے اصولِ زندگی الجھے ہوئے عقیدوں پر مبنی ہیں۔ حقیقتاً ان لوگوں کا قرآن پڑھنا عام کٹر مسلمانوں کے درمیان ایک قدر مشترک ہے۔ تمام مسائل میں عام سنی مسلمانوں میں اور ذکریوں میں بڑا فرق ہے"

(اور ضمیمہ صفحہ ۱۱۵-۱۱۶)

(بلوچستان گزیٹیر از ہیوز بلر صفحہ ۱۱۶ ۱۹۰۷ء) (دیکھئے دستاویزی ثبوت ضمیمہ صفحہ ۱۱۳-۱۱۴)

ایک عظیم ہندو مورخ کی رائے

سابق عظیم سی آئی اے بلوچستان رائے بہادر لالہ ہتو رام انگریزی حکومت نے ۱۹۰۷ء میں اس کو بلوچستان کا سی آئی اے بنا کر بھیجا تھا۔ اس کی رائے پیشِ خدمت ہے۔

"اس علاقہ میں ایک قوم معروف بنام ذگری یا ذکری چلی آتی ہے جو میر مراد کو اپنا مرشد سمجھتے تھے۔ (الی ان) ان لوگوں کا مذہب نہ ہندو نہ مسلمان کسی سے نہیں ملتا۔ یہ میر مراد خاندان گچکی سرداروں میں ہوا ہے۔ شاید سب سے پہلا خلیفہ میر مراد تھا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہندو راجپوت سرداران کی نسل سے تھا۔ اس کا مذہب نہ ہندو نہ مسلمان بلکہ ان سے مختلف تھا جس کی نسبت معلوم نہیں کس طرح پیدا ہوا۔ (الی ان) زبان ان کی بلوچی ہے اور اکثر بلوچی رواج پر چلتے ہیں مگر تقسیم جائداد موروثہ میں شریعت محمدیؐ کے پابند نہیں" (تاریخ بلوچستان صفحہ ۲۰۱ از رائے بہادر لالہ ہتورام ۱۹۰۷ء)

دستور و آئین پاکستان کے رو سے ذکری غیر مسلم ہیں

دستورِ پاکستان میں جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والوں کو انکارِ ختم نبوتؐ کی وجہ سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اسی طرح یہ قانون ہر اس شخص یا فرقہ کے لئے ہے۔ جو حضورؐ علیہ السلام کو خاتم النبیینؐ تسلیم نہ کرتا ہو یا اس کو مشروط طور پر تسلیم کرتا ہو۔ یا وہ کسی ایسے مدعی نبوت یا مذہبی مصلح پر ایمان رکھتا ہو جس نے حضور علیہ السلام کے بعد نبوت، الہام یا مذہبی مصلح ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ قانون درج ذیل ہے۔

"آرٹیکل نمبر ۲۶۰۔ جو شخص خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی ختم نبوت پر مکمل ایمان نہیں لاتا یا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی انداز میں نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ یا کسی ایسے مدعی نبوت یا مذہبی مصلح پر ایمان

رکھتا ہے وہ از روئے آئین و قانون مسلمان نہیں ہے۔"

آگے شق نمبر ۳ "جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری نبی ہیں کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمدؐ کے بعد کسی بھی مفہوم یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تصور کرتا ہے وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔

ذکری حضرات یا ان کے ہمنوا مہدوی حضرات یا ہمچو قسم کے دیگر افراد قانون پاکستان آرٹیکل نمبر ۲۶۰ شق نمبر ۳ کی عبارت بار بار پڑھیں اور ہمارے ذکری حضرات ملا محمد اٹکی کو نبی، امام، صاحب کتاب تسلیم کرتے ہوئے اس کا کلمہ پڑھتے ہیں، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قبلہ وغیرہم ارکان اسلام کے منکر ہیں لہٰذا وہ بدرجہ اولیٰ غیر مسلم ہیں۔

مگر اس کے باوجود ذکری حضرات شناختی کارڈ فارم بھرتے ہوئے خود کو مسلم لکھتے ہیں اس طرح فارم کے حلف نمبر ۲ کی خانہ پری کرتے ہوئے نہایت غلط بیانی سے کام لے کر حکومت کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اسی طرح پاسپورٹ یا ویزا وغیرہ میں خود کو مسلم ظاہر کرتے ہوئے عرب ممالک جاتے ہیں یہ بھی حکومت کے ساتھ ایک دھوکہ اور فریب ہے۔

حکومت پاکستان سے اپیل

ہم حکومت پاکستان اور خاص طور پر سندھ و بلوچستان کے حکام بالا

سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ قادیانیوں کی طرح واضح طور پر ذکریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے اور ذکری لفظ مسلم سے فائدہ اٹھا کر شناختی کارڈ پاسپورٹ وغیرہ فارم پر خود کو مسلم ظاہر کر کے حکومت پاکستان کو فریب دیتے ہیں۔ اس کا سدباب ہونا چاہئے۔ نیز سنا گیا ہے کہ عرب ممالک جاتے ہوئے ایمیگریشن فارم پر دستخط ان کے مذہبی رہنما جنہیں ملائی کہتے ہیں۔ وہ کسی فرضی مسجد کا نام لکھ کر خود کو اس کا امام یا خطیب ظاہر کر کے دستخط کرتے ہیں۔

سابق ڈپٹی کمشنر لسبیلہ کا جرأت مندانہ اقدام

۱۹۷۶ء میں ڈپٹی کمشنر لسبیلہ نے اپنے تمام ماتحت آفسوں کو حکم جاری کیا تھا کہ شناختی کارڈ جاری کرتے وقت ذکریوں کو غیر مسلم لکھا جائے۔ اخباری بیان درج ذیل ہے۔

"لسبیلہ ۲۶ ر اپریل (نمائندہ امن) ڈپٹی کمشنر لسبیلہ نے تمام تحصیل رجسٹریشن آفسوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ذکری قبیلہ کے افراد کو شناختی کارڈ جاری کرتے وقت ان کو غیر مسلم تحریر کریں۔ تاکہ ان کو مسلم لکھنے سے عوام میں ہیجان نہ پھیلے۔ یاد رہے کہ حال ہی میں لسبیلہ کے بعض علماء نے ذکری قبیلہ کے افراد کو مسلم ظاہر کرنے پر شدید اعتراض کیا تھا (اخبار امن ۲۶ ر اپریل ۱۹۷۶ء کراچی)

ہمیں امید ہے کہ بلوچستان و سندھ خصوصاً کراچی کے حکام بالا اسی طرح اپنی جرأت مندی اور اسلام دوستی کا ثبوت دیں گے۔

لے اور ان کی انتخابی فہرستیں علیحدہ بنائی جائیں

ذکریوں کے متعلق مفتیانِ کرام کے فتوے

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ بلوچستان و کراچی میں ایک نیا فتنہ "ذکری مذہب" کے نام سے رونما ہوا ہے۔ اس کا بانی از روئے ذکری تحریرات محمد مہدی اٹکی (کیملپوری) ہے اور یہ ایک نور تھا آسمانوں سے اترا ۹۷۷ھ میں اس کا ظہور ہندوستان میں ہوا۔ وہاں سے کیچ مکران آکر تربت شہر کے قریب کوہِ مراد پہاڑی پر سات یا دس برس تک قیام کیا اس نے کہا کہ امام مہدی اور نبی آخر الزماں میں ہوں اس نے ارکانِ اسلام، کلمہ، نماز، روزہ، حج بیت اللہ، زکوٰۃ، غسل، وضو وغیرہ کو منسوخ کیا اور نئی شریعت ایجاد کی، خود کو خاتم النبیین قرار دیا اور پھر وہاں سے ۱۰۲۹ھ میں غائب ہو گیا۔ وہ ایک الہامی کتاب بھی چھوڑ گیا ہے جس کا نام "برہان" یا "برہان التاویل" ہے اس کا دوسرا نام "کنز الاسرار" بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ذکری مذہب کے لوگ اس کا کلمہ پڑھتے ہیں جو اس طرح ہے:۔ "لا الٰہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ" نماز کے عوض فقط ذکر کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک نماز پڑھنے والا گمراہ، بے دین اور کافر ہے۔ رمضان کے تیس روزوں کے بدلے آٹھ دن ذی الحجہ کے ابتدائی روزہ رکھتے ہیں۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت کے قائل نہیں، حج خانہ کعبہ کو منسوخ سمجھتے البتہ "کوہ مراد" کی زیارت کو حج تصور کرتے ہیں۔ حج دسویں ذی الحجہ کو "کوہ مراد" جا کر ادا کرتے ہیں۔ زکوٰۃ چالیس پر ایک نہیں بلکہ دس پر ایک وصول کرتے ہیں۔ غسل جنابت کے قائل نہیں، شرعی وضو کے قائل نہیں وہ کہتے

ہیں کہ قرآن مجید دراصل محمد مہدی کے لئے نازل ہوا ہے اور قرآن مجید میں جہاں "محمد" نام آیا ہے اس سے مراد "محمد مہدی" ہے۔ وہ محمد مہدی کو خدا کا نور اور خدا کا معشوق تصور کرتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ مہدی عرش پر خدا کے سامنے کرسی بچھائے بیٹھا ہوا ہے ہماری نگرانی کرتا ہے۔ نیز ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت مہدی کے حوالہ کی ہے اور مہدی نے یہ اختیار مذہبی رہنماؤں کو دی ہے جنہیں ذکری اصطلاح میں "ملائی" کہتے ہیں۔ لہذا ملائی فی دنبہ یا بکری یا چند من گندم کے عوض تین تین چار چار ذراع جنت کی زمین فروخت کرتے ہیں۔ نیز ملائی کو مہدی نے حلال وحرام کا اختیار بھی دیا ہے۔ مندرجہ بالا عقائد کے باوجود ذکری اپنے آپ کو مسلم کہتے اور سمجھتے ہیں اور بعض نادان وجہلاء مسلمان ان سے رشتہ لیتے بھی ہیں اور دیتے بھی ہیں۔ اب وضاحت طلب امور اس مسئلہ میں یہ ہیں کہ :-

۱ - کیا ذکری مذہب کے افراد مندرجہ بالا عقائد کی رو سے مسلمان ہیں یا نہیں ؟

۲ - چونکہ وہ قرآن مجید کو منزل من اللہ مانتے ہیں تو اس لحاظ سے وہ اہل کتاب تصور کئے جائیں گے یا نہیں ؟

۳ - ان سے رشتہ لینا یا ان کو رشتہ دینا جائز ہے یا نہیں ؟

۴ - اگر کسی مسلمان نے جہالت کی وجہ سے ان کو رشتہ دیا یا ان سے رشتہ لیا بعد میں علم ہوا کہ ذکری مسلمان نہیں پھر کیا کرے اگر اس کو اولاد بھی ہے تو اس کے متعلق شرع کیا کہتی ہے اور وہ کس کی ہے ؟ بلوچستان اور کراچی میں اس کی بیسیوں مثالیں موجود ہیں۔

۵ - ذکریوں کے ہاتھ کا ذبیحہ کیسا ہے۔ حلال ہے یا حرام ؟ کئی لوگ جہالت

کی وجہ سے کھاتے ہیں اور یہ لوگ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو کثرت سے قربانی کرتے ہیں اور بزعمِ خود "منیٰ" کا حق ادا کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا سوالات کے مدلّل جوابات تحریر فرما کر ممنون فرمائیں

سائل۔ عبدالمجید قصر قندی
۷ رجون ۱۹۷۸ء

الجواب

(۱) مذکورہ بالا عقائد چونکہ نصوصِ قطعیہ اور صریحہ کے بالکل خلاف ہیں۔ بلکہ سراسر ان کا انکار ہے اور دینِ برحق میں تحریف ہے، اس لئے اگر واقعۃً ذکری فرقے کے لوگ یہ عقائد رکھتے ہیں تو وہ کافر ہیں، ہرگز مسلمان نہیں۔

(۲) اہل کتاب نہیں ہوں گے، کیونکہ اہل کتاب کی تعریف ان پر صادق نہیں آتی۔

(۳) ان کے ساتھ مسلمانوں کا نکاح باطل ہے، اس لئے رشتہ لینا اور دینا دونوں ناجائز ہیں۔

(۴) لاعلمی میں اگر کسی نے نکاح کیا تب بھی نکاح منعقد نہیں ہوا، علم ہونے پر فوراً جدا کرنا لازم ہے۔ اگر اولاد ہو گئی ہے تو وہ ثابت النسب نہ ہو گی اور ماں کے ساتھ ان کا شمار کیا جائے گا۔ لیکن دین و مذہب کے لحاظ سے خیرالابوین دینا کے تابع ہو گی، یعنی اگر باپ مسلمان ہے تب بھی اولاد مسلمان کہلائے گی اور اگر ماں مسلمان ہے تب بھی اولاد ماں کے تابع ہو کر مسلمان کہلائے گی۔ نکح کافرٌ مُسلمۃً فولدت

منه لا يثبت النسب منه ولا تجب العدة لانه نكاح باطل

(درمختار ص ۶۳۲ ج-۲)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

بندہ عبدالرؤف
دارالافتاء کراچی ۱۴

دارالافتاء
دارالعلوم کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان

الجواب صحیح
سبحان محمود
۱۴-۷-۹۸ھ

الجواب وھو الملھم للصدق والصواب ذکری فرقہ اپنے عقائد کفریہ کی بناء پر کافر اور خارج از اسلام ہے۔ یہ فرقہ ضالہ ضروریات دین کا منکر ہے اس لئے اہل سنت وجماعت اور ان کے درمیان رشتہ مناکحت ناجائز وحرام ہے اسیطرح ان کا ذبیحہ بھی حرام ہے۔ یہ لوگ اہل کتاب کے حکم میں قطعاً نہیں ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ولی حسن۔
مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیۃ کراچی
۷ رجب سنہ ۱۳۹۸ھ

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
دارالافتاء
کراتشی ۵ باکستان

دارالافتاء

الجواب صحیح
محمد اکمل غفرلہ۔ مفتی دارالافتاء
جیکب لائن۔ کراچی
۷/۹۸ھ

الجواب صحیح
سلیم اللہ خان
مہتمم جامعہ فاروقیہ
کراچی ۔ ۱۰/۸/۹۸ھ

دار الافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

دار الافتاء
مدرسہ عربیہ
مظہر العلوم
کھڈہ کراچی ۲

الجواب صحیح
محمد اسمعیل عفی عنہ
دار الافتاء مدرسہ مظہر العلوم
کھڈہ کراچی ۔ ۱۵ رجب ۹۸ھ

المجیب اللبیب مصیب
ابو الظفر محمد اسحاق خان

دار الحدیث رحمانیہ سولجر بازار کراچی

الجواب صحیح

دار الافتاء مدرسہ عربیہ ... کراچی

الجواب صحیح

عبد القہار عفی عنہ